۲۸/۱۲/۲۲ - واپسی

۹۵/۳۹۰۴۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علماء کرام مسائل ھذا کے بارے میں:

۱۔ وضو اور غسل کے لیے جو مقدار احادیث میں وارد ہے یعنی مُدّ اور صاع۔ موجودہ پیمانوں کے مطابق لیٹر یا کلو میں کتنی مقدار ہوگی؟

۲۔ وضو میں اسراف اگر مسجد کے پانی سے ہو تو کیا حکم ہے؟
سردیوں میں عموماً چھوٹی ٹینکیاں ہونے کی بناء پر صبح نماز فجر میں پانی بہت ہی زیادہ ٹھنڈا ہوتا ہے۔ عام ہے کہ مساجد میں ہو یا گھروں میں۔
اس صورتحال میں آنے والے پہلے نمازی ٹینکی خالی کرتے ہیں تاکہ تازہ گرم پانی آ جائے۔ کیا یہ اسراف میں داخل نہ ہے؟
زید کہتا ہے کہ اگر بیماری کے لاحق ہو جانے یا بڑھ جانے کا اندیشہ ہو تو ٹھنڈا پانی نکال کر تازہ پانی استعمال کرنا ٹھیک ہے۔
لیکن سوال یہ ہے کہ عوام الناس کے لیے اس بات کا کیا معیار ہے کہ ہمیں بیماری لاحق ہو جائے گی۔ ایک سردی اور ہوسکتی [illegible] سے لاپرواہی و غفلت، یہ دونوں چیزیں خود بخود اس ذہن کو پختہ کر دیتی ہیں کہ میں تو اس پانی سے بیمار ہو جاؤں گا۔

۳۔ اعضاء وضو کو تین تین بار دھونا مسنون ہے۔
سوال یہ ہے کہ ہر عضو کو تین بار دھونا الگ الگ سنت ہے یا مجموعہ اعضائے وضو کو ۳ بار دھونا ایک سنت ہے؟ (یعنی اگر کوئی شخص کلی مسواک ہاتھ دھونا تو ۳ بار کرے لیکن پاؤں ۳ بار نہ دھوئے تو اس سے ایک سنت چھوٹی اور کلی مسواک منہ وغیرہ کو دھونے کی سنت حاصل ہوگی؟)
نیز ۱۔ منہ کو تین بار دھو لینے کے باوجود گھنی داڑھی کو مکمل دھونے کیلئے بار بار پانی استعمال کرنا پڑتا ہے کیا یہ تو اسراف نہیں ہے؟

محمد راشد ڈسکوی

جواب ورق کی پشت پر ملاحظہ فرمائیں۔ ۱۸ ذوالقعدہ ۱۴۴۲ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداومصلیا

(۱) صورت مسئولہ میں موجودہ زمانہ کے پیمانوں کے اعتبار سے صاع کا وزن بحساب درھم ۲۷۳ تولہ ۳.۱۸۴۲ کلوگرام ہے، اور بحساب مثقال ۲۷۰ تولہ ۳.۱۸۴۲ کلوگرام ہے، اور لٹر کے اعتبار سے ۲.۹۴ لٹر ہے، اور مد کا وزن ۶۸ تولہ ۳ ماشہ ۷۹۶.۶۸ گرام ہے

(۲) عام پانی میں اسراف مکروہ ہے، جبکہ مساجد اور مدارس کے پانی میں اسراف حرام ہے، گرم اور تازہ پانی کے لئے یہ صورت اختیار کرنا درست نہیں، اس کی صورت یہ اختیار کی جائے کہ اس ٹھنڈے پانی کو کسی برتن میں نکال کر دن کو استعمال کیا جائے۔

(۳) وضو میں ہر عضو کو علیحدہ علیحدہ تین بار دھونا ایک مستقل سنت ہے، مجموعۂ اعضاء کو تین تین بار دھونا ایک سنت نہیں، لہذا تین مرتبہ کلی کرنا اور تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالنا ان میں سے ہر ایک مستقل سنت ہے۔ اگر ان میں سے کوئی ایک رہ جائے تو وضو کرنے والا اس ایک کا ترک کرنے والا ہوگا باقی کا پورا کرنے والا ہوگا۔

(۴) گنجان داڑھی میں خلال کرنا سنت ہے نہ کہ تمام داڑھی کا دھونا، اگر کوئی اطمینان قلب کے لئے دھوتا ہے تو یہ اسراف نہیں۔

(۱) وفي الشامية: ثم يفيض الماء: على كل بدنه ثلاثا مستوعبا من الماء المعهود في الشرع للوضوء والغسل وهو ثمانية أرطال۔

قوله: (وهو ثمانية أرطال) أي: بالبغدادي، وهو صاع عراقي، وهو أربعة أمداد، كل مد رطلان، وبه أخذ أبو حنيفة، والصاع الحجازي خمسة أرطال وثلث، وبه أخذ الصاحبان والائمة الثلاثة فالمد حينئذ رطل وثلث، والرطل مائة وثلاثون درهما، وقيل مائة وثمانية وعشرون درهما وأربعة أسباع درهم۔

(كتاب الطهارة، باب الوضوء، مطلب في تحرير الصاع والمد، ۱/ ۳۲۴، مطبوعہ حقانیہ)

(۲) ان رسول الله صلى الله عليه وسلم: مر بسعد، وهو يتوضأ فقال: ما هذا السرف، فقال أفي الوضوء اسراف؟ قال نعم، وإن كنت على نهر جار۔

(ابن ماجه: كتاب الطهارة، باب ما جاء في القصد في الوضوء، ۱/۳۵۶، دار الجليل)

(۳) ومنه ماء المدارس حرام، لأن الزيادة غير مأذون بها لأنه يوقف ويساق لمن يتوضأ الوضوء الشرعي ولم يقصد اباحتها لغير ذالك۔

(حاشية ابن عابدين: كتاب الطهارة، باب في الإسراف في الوضوء، ۱/۲۸۶، ط حقانية)

(۴) فأما لو زاد لطمانينة القلب عند الشك أو بنية وضوء آخر فلا باس۔

حلبی کبیر: کتاب الطهارة، باب آداب الوضوء ص ۲۶

(جاری ہے)

Scanned by CamScanner

Date: ______ تاریخ

وقالوا المضمضة والاستنشاق سنتان مشتملتان على سنن منها تقديم المضمضة على الاستنشاق بالإجماع ومنها التثليث في حق كل بالإجماع ...... فإن لم يعتقد ذالك وقصد الطمانينة عند الشك ...... فلا كراهة.

(حاشية ابن عابدين، كتاب الطهارة، باب في الإسراف في الوضوء، ١/٢٤٨، ط حقانيه)

ولو تمضمض ثلاثا من غرفة واحدة لم يصر آتيا بالسنة، ولا يكفي أن يكون بسنة المضمضة لا بعينه كونها ثلاثا بمياه.

(البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب الوضوء، ١/٤٥، ط، رشيديه)

وأما الثاني فلأن ما يترتب على فعل السنة وتركها من الثواب والعقاب يترتب على كل فعل منها وتركه منفردة كانت أو مجتمعة مع أخواتها وليس الأمر في الفرض كذالك ...... ان كلا منها فرض مستقل، يترتب على فعله وتركه حكم الفرض.

(حاشية ابن عابدين، كتاب الطهارة، باب الوضوء، ١/٢٣١، مطبوعه مكتبه حقانيه)

والله تعالى أعلم بالصواب

كتبه: عبد القيوم ہزاروی

الجواب صحيح
[signature]

الجواب صحيح
[signature] عفی عنہ
١٧/٢/١٤٢٩

[stamp: جامعہ فاروقیہ — دار الافتاء — شاہ فیصل کالونی نمبر ٤ کراچی (پاکستان)]